https://ataunnabi.blogspot.com/

فیصلہ

پندرہواں سالانہ فقہی سیمینار شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف

بابت : مسجد نبوی اور مسجد حرام میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی شرعی حیثیت

منعقدہ: ۱۹؍رجب المرجب ۱۴۳۹ھ مطابق ۷؍اپریل ۲۰۱۸ء (نشست سوم)

بمقام: علامہ حسن رضا کانفرنس ہال، مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، بریلی شریف

....

سوال(۱) نمازی کے آگے سے گزرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ حرام یا مکروہ تحریمی یا تنزیہی؟

الجواب: باتفاق رائے طے ہوا کہ مسجد صغیر میں نمازی کے آگے سے دیوارِ قبلہ تک بلاسترہ گزرنا سخت ناجائز و گناہ اور مکروہ تحریمی ہے۔ فقہاء نے اسی کو بطورِ تغلیظ حرام سے تعبیر فرمایا ہے۔النہر الفائق میں ہے: ''والحاصل ان المرور بین یدیه فی الصغیر مکروہ مطلقاً'' [ج۱، ص۲۷۶]۔ اور البحر الرائق میں ہے: ''وبھذا علم ان الکراھة تحریمیة لتصریحھم بالاثم وھو المراد بقوله: وان اثم المار بین یدیه'' [ج۲، ص۳۸]۔ بہارِ شریعت میں ہے: ''مصلی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے'' [حصہ سوم، ص۶۱۴]۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ''نماز اگر مکان یا چھوٹی مسجد میں پڑھتا ہو تو دیوارِ قبلہ تک نکلنا جائز نہیں جب تک بیچ میں آڑ نہ ہو'' [..............................]۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

سوال(۲) مسجد کبیر و صغیر میں فقہاء کے اقوال کی روشنی میں واضح فرق تحریر فرمائیں۔

الجواب: بعض فقہائے کرام کا قول مختار یہ ہے کہ ۶۰ (ساٹھ) رگز وسیع و عریض مسجد، مسجدِ کبیر ہے مگر اعلیٰ حضرت کا مختار یہ ہے کہ جو مسجد نہایت وسیع و عریض جس میں مثل صحرا اتصال صفوف شرط ہے، جیسے مسجد قدس اور مسجد خوارزم ہے، ان کے علاوہ مسجدیں، مسجدِ صغیر ہیں۔ درمختار میں ہے: ''او فی مسجد کبیر جدا الخ والمسجد وان کبر لایمنع الفاصل الا فی الجامع القدیم بخوارزم فان ربعه کان علی اربعة آلاف اسطوانة وجامع القدس الشریف اعنی مایشتمل علی المساجد الثلاثة: الاقصی والصخرة والبیضاء کذا فی البزازیة ومثله فی شرح المنیة'' [ج۲، ص۳۳۲]۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ''مسجد کبیر صرف وہ ہے جس میں مثل صحرا اتصال صفوف شرط ہے جیسے مسجد خوارزم کہ ۱۶۰۰۰؍سولہ ہزار ستون پر ہے باقی تمام مساجد اگرچہ ۱۰۰۰۰؍دس ہزار گز مکسر ہوں، مسجد صغیر ہیں اور ان میں دیوارِ قبلہ تک بلا حائل مرور ناجائز کما بیناہ فی فتاوینا''۔ [ج سوم، ص۴۰۱، کتاب الصلوٰۃ]۔ اسی میں ہے: ''اتصال صفوف اور حکم مرور سے متعلق فرماتے ہیں: ''ان دونوں مسئلوں میں مسجد کبیر سے ایک ہی مراد ہے یعنی نہایت درجہ عظیم و وسیع مسجد جیسے جامع خوارزم کہ ۱۶۰۰۰؍سولہ ہزار ستون پر تھی یا جامع قدس شریف کہ تین مسجدوں کا مجموعہ ہے۔ باقی عام مساجد جس طرح عامہ بلاد میں ہوتی ہیں، سب ان دونوں حکموں میں متحد ہیں، اگرچہ طول و عرض میں سو، سو گز ہوں'' [ج سوم، ص۵۸۶، کتاب الصلوٰۃ]۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

سوال(۳) مسجد نبوی شریف اور مسجد حرام کیا اب توسیع و تعمیر جدید کے بعد مسجد کبیر کے حکم میں ہیں؟

الجواب: اس کے جواب میں باتفاق رائے یہ طے ہوا کہ اب مسجد نبوی اور مسجد حرام مسجد کبیر ہوگئی ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے جامع قدس کو مسجد کبیر مانا جس کا کل رقبہ ۱۴۴۰۰۰؍ایک لاکھ چوالیس ہزار مربع میٹر ہے اور مسجد نبوی اور مسجد حرام کا کل رقبہ جامع قدس کے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned with CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

رقبہ سے کئی گنا زیادہ ہے کیونکہ مسجد حرام کا کل رقبہ ۳۵۶۰۰۰ رتین لاکھ چھپن ہزار مربع میٹر ہے اور مسجد نبوی شریف کا کل رقبہ ۳۶۵۰۰۰ رتین لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میٹر ہے تو یہ دونوں مسجدیں بدرجۂ اولیٰ مسجد کبیر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

سوال (۴) اور مسجد کبیر کی بنا پر کیا ان میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت ہوگی؟

الجواب: باتفاق رائے طے ہوا کہ مسجد کبیر میں موضع سجود سے آگے گزرنا جائز ہے اور موضع سجود کا مطلب اعلیٰ حضرت نے یہ تحریر فرمایا ہے: ''موضع سجود کے یہ معنی کہ آدمی جب قیام میں اہل خشوع وخضوع کی طرح اپنی نگاہ، خاص جائے سجود پر جمائے یعنی جہاں سجدے میں اس کی پیشانی ہوگی تو نگاہ کا قاعدہ ہے کہ جب سامنے روک نہ ہو تو جہاں جمائے وہاں سے کچھ آگے بڑھتی ہے، جہاں تک آگے بڑھ کر جائے وہ سب موضع سجود میں ہے''۔ [فتاویٰ رضویہ، ج سوم، ص ۴۰۳] ۔لہٰذا مسجد حرام اور مسجد نبوی میں موضع سجود سے آگے بلاسترہ گزرنے کی اجازت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۵) اگر اجازت ہو تو کس قدر فاصلہ سے گزرنے کی اجازت ہوگی؟ اور کیا اس پر عمل ہو سکتا ہے؟

الجواب: فقہائے کرام نے مسجد کبیر میں جتنے فاصلے سے گزرنے کی اجازت دی ہے، وہی فاصلہ یہاں بھی معتبر ہے لیکن آج عام مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ اس فاصلہ کا لحاظ کرکے گزرنا محال نہیں تو دشوار اور مشکل ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۶) طواف کے لئے مطاف تک پہنچنے اور صرف مسجد حرام میں نماز کے لئے جانے کی صورت میں گزرنے کا حکم یکساں ہوگا یا فرق رہے گا؟

الجواب: ان شاء اللہ تعالیٰ! اس کے جواب پر آئندہ سیمینار میں غور کیا جائیگا۔

سوال (۷) کیا عموم بلویٰ اور دفع حرج کی بنا پر بھی اس کی اجازت ہو سکتی ہے؟

الجواب: جب یہ تحقیق ہے کہ اب یہ دونوں مسجدیں بھی مسجد کبیر ہیں تو موضع سجود کے آگے سے گزرنا مطلقاً جائز ہے۔ اس کے لئے ابتلائے عام یا دفع حرج کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر موضع سجود کے اندر کے علاوہ کسی اور جگہ سے گزرنے کی گنجائش نہ ہو تو وہاں سے بھی گزرنے کی اجازت ہوگی۔ الضرورات تبیح المحظورات۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۸) مسجد نبوی شریف یا مسجد حرام شریف میں نماز و دیگر عبادت کی جو فضیلت ہے وہ کس حصے سے متعلق ہے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کی جو حد تھی اس سے متعلق ہے یا پورے حدود حرم سے؟

الجواب: باتفاق رائے طے ہوا کہ عہدِ رسالت سے لے کر آج تک جتنا حصہ مسجد نبوی میں شامل ہوا، بلکہ آئندہ بھی شامل ہوگا، وہ سب مسجد نبوی ہے اور اس میں کہیں بھی نماز پڑھنے سے وہ فضیلت وثواب حاصل ہوگا۔ جو اصل مسجد نبوی میں عبادت کرنے کا ہے۔ ہاں! افضل یہ ہے کہ اصل مسجد نبوی میں عبادت کی جائے۔ درمختار میں ہے: ''والصحیح ان ما الحق بمسجد المدینة ملحق به فی الفضیلة نعم تحری الاول اولی وهو مئة فی مئة ذراع ذكره الملا علی فی شرح لباب المناسك'' [ج ۲، ص ۴۳۳] ۔اور مسجد حرام میں عبادت کی جو فضیلت ہے وہ صرف اسی مسجد تک محدود نہیں بلکہ پورے حدودِ حرم کو شامل ہے۔ ردالمحتار میں ہے: ''وذكر البيری فی شرح الاشباه فی احكام المسجد: ان المشهور عند اصحابنا ان التضعيف يعم جميع مكة بل جميع حرم مكة الذی يحرم صيده كما صححه النووی'' [ج ۲، ص ۴۸۵] ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned with CamScanner